یہہ شعر ذراسے تغیر مین پورا فارسی بنجاتا ہے شعر نازش ایام خاکستر نشینی
چون کنم پہلو اندیشہ وقف بستر سنجاب بود -

یاد کر وہ دن کہ ہر اک حلقہ تیرے دام کا
انتظار صید مین اک دیدۂ بیخواب تہا

یعنے کسی دن تو عاشقون کی تلاش کرتا تہا اور تجہکو عاشق نہین ملتے تہے اور آج یہہ حال ہے کہ سیکڑون عاشق تیرے موجود ہین اور تجکو اُنکی کچہہ پروا نہین ہے -

اب مین ہون اور ماتم یک شہر آرزو
توڑا جو تونے آئینہ تمثال دار تہا

یہہ شعر پیچیدہ اور مشکل ہے اور طرز خیالبندی کا عمدہ نمونہ ہے اس شعر کی شرح مین یہہ بات بتانی چاہیئے کہ ماتم کا ہیکو کرتا ہے اور ماتم کرنے کی وجہ کیا ہے لفظ آرزو سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہان آئینہ سے قائل کا دل مراد ہے کہ جبہی کو تو قائل ماتم کر رہا ہے یعنے اپنے دل کے ٹوٹنے کیوجہ سے ماتم کرتا ہے اور دل بہی ایسا دل جو آرزوؤن سے بہرا ہوا تہا مصرع دل را شکستہ نہ کہ گوہر شکستہ کا سا مضمون ہے - یک شہر آرزو = شہر کو بلا اضافت پڑہنا چاہیئے اسکے معنے ہین آرزو بقدر ایک شہر کے - مراد کثرت آرزو سے ہے اس قسم کے تراکیب خیال بندون کے یعنے ناصر علی اور بیدل کے کلام مین بہت مستعمل ہوتے ہین بلکہ ان تراکیب کے بانی یہی لوگ ہین -

اور = عطفِ ملازمہ ہے - یعنے مجھکو لازم ہے کہ بہت ماتم کروں -

گلیوں میں میری نعش کو کھینچے پھرو کہ میں	جاں دادۂ ہوائے سرِ رہگذار تھا

کہ = یعنے کیونکہ - کاف تعلیل کا ہے - جان دادہ = مردہ موا ہوا
جان دادن یعنے مرنا - مردن - نعش = جنازہ -

موجِ سرابِ دشتِ وفا کا نہ پوچھ حال	ہر ذرہ مثلِ جوہرِ تیغ آبدار تھا

یہہ شعر ذرا سے تغیر میں فارسی بنگیا بیت موجِ سرابِ دشت و فا را
مپرس حال * ہر ذرہ مثلِ جوہرِ تیغ آبدار بود * دیکھئے میرزا کی اردو
میں فارسی کسقدر ملی ہوی ہے مگر ہمارے زمانہ میں ایسی اردو معیوب
و متروک ہے -

وائے دیوانگیِ شوق کہ ہر دم مجھکو	آپ جانا ادھر اور آپ ہی حیران ہونا

مجاز اور حقیقت کے دونو پہلو ہیں -

عشرتِ پارۂ دل زخمِ تمنا کہانا	لذتِ ریشِ جگر غرقِ نمکدان ہونا

عشرتِ پارۂ دل زخمِ تمنا خوردن - لذتِ ریشِ جگر غرقِ نمکدان بودن -
کہانے اور ہونے کی جگہ خوردن اور بودن کے لکھدینے سے
سالم شعر فارسی بنگیا -